دربار راولپنڈی

اور

مسایل اسلامی

(لایق ملاحظہ گورنمنٹ)

راولپنڈی کے دربار و ریویو ہوئے ہین جس مین امیر صاحب کابل بھی رونق افروز تھے ہمکو بھی شامل ہونے کا اتفاق ہوا اس دربار کے متعلق اسلامی مسایل اور انکے نتایج کا بیان ہم اپنا منصبی فرض خیال کرکے ادا سے کرتے ہین۔

اس تقریب تشریف آوری امیر صاحب ممدوح پر جو اعزاز واکرام امیر صاحب کا گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے وہ اسلام و مسلمانون کے فخر کا موجب اور گورنمنٹ کی دوراندیشی و قدرشناسی کا مثبت ہے اور جو امیر صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کا اکرام ہوا ہے وہ اسلام کی خوبی و صفائی کا مثبت اور مسلمانون کی وفاداری و صدق شعاری کا موجب ہے۔

اس موقع پر جو ہدیے و تحایف گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب کی خدمت مین - یا امیر صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین پیشکش ہوئے ہین اُن سب کی تفصیل ہمارے مقصود سے اجنبی ہے - یہہ کام عام اخبارون کا ہے جو صرف واقعات سے بحث کرتے ہین ہم صرف ان آخری ہدایا فریقین کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جنسے ہمارے مقصود کو خاص تعلق ہے آخری ہدیہ جو گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب کی خدمت مین پیش ہوا ہے وہ ایک مرصع اور بیش قیمت تلوار تھی جو وایسرائے نے اپنے ہاتھ سے امیر صاحب کو دی - اور آخری ہدیہ منجانب امیر صاحب اونکا یہہ کلمہ تھا جو

بلاشبہ یہہ ایک عام رائے ہے کہ گورنمنٹ نے امیر صاحب کا جسقدر اعزاز واکرام کیا ہے کبھی کسی کا نہین کیا حتے کہ بعض اہل رائے مخالفین اسلام نے اس اعزاز کو بیجا لجاجت و خوشامد قرار دیا ہے اور اسپر گورنمنٹ پر سخت طعن و اعتراض کیا ہے

تلوار ملنے کے وقت اونہون نے فرمایا تہا) کہ مین اور میری نسل (قوم و اتباع) اس تلوار کے ساتہہ مخالفین گورنمنٹ کا سر کاٹین گے ان اللہ تعالےٰ - اسی کلمہ پر جانبین کی دوستی وعہد کا استحکام ہوا - اس اعزاز و اکرام فریقین کے متعلق منجملہ مسایل اسلام دو مسئلے اور اونکے نتایج کا بیان اس مقام مین ہمکو مد نظر ہے اوّل یہہ کہ مسلمانون کو اقوام غیر سے ہدیہ لینا یا اُنکو دینا اور اون سے عہد دوستی کرنا جایز ہے یا نہین دوم یہہ کہ اقوام غیر سے عہد دوستی ہوجاوئے تو اوسکا ایفا مسلمانون کے ذمہ پر شرعاً اور خدا کی طرف سے واجب ہوجاتا ہے یا نہین - ان دونون مسئلون کا پورا بیان ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اس تفصیل سے ہوا ہے جسکی نظیر کسی کتاب مین پائی نہین جاتی مگر افسوس اس رسالہ کی اشاعت گورنمنٹ کی عدم توجہی اور بے پروائی سے ہنوز معرض التوا مین ہے اس مقام مین ان مسایل کے بیان مین اسی تفصیل کا اجمال معرض نقل مین آتا ہے

پہلے مسئلہ کا بیان

حق تعالےٰ نے قرآن مجید مین مخالفین اسلام سے صلح اور دوستی کرنے کی خود اجازت دی ہے سورہ انفال مین ہے کہ اگر تیری مخالف صلح کی طرف مایل ہُون تو توبہی

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله انفال ع ۸	صلح کرلے اور خدا پہ سپرد کر -

اور سورہ ممتحنہ مین فرمایا ہے خدا تعالےٰ تمکو ان مخالفین اقوام کے ساتہہ

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين انما ينهاكم الله	جو تم دین کے سبب نہین لڑے اور نہ تمکو (اس سبب) تمہارے گہرون سے اُنہون نے نکالا ہے بہلائی اور انصاف کرنے سے نہین روکتا - اِن ہی لوگون کی دوستی سے تمکو منع کرتا

عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون ۔ ممتحنہ ع ۲

ہے جو تمسے دین کے سبب لڑے ہین اور تمکو گہرون سے نکال چکے ہین اور تمہارے نکالنے بہ تمہارے مخالفون کے مددگار رہنے ہین اور **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال کفار قریش سے صلح کی اس صلح مین کفار کی ایسی باتین مانی گئین جنمین بظاہر اُنکی شوکت اور اسلام کی کسر شوکت متصور تہی ۔

دیکہو بخاری صفحہ ۳۷۰ مسلم صفحہ ۱۰۵ ابوداود جز ۲ ح ۲۵

اور **یوحنا** عیسائی (بادشاہ ایلہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید رنگ کی

اهدی ملک ایلة للنبی صلی الله علیه وسلم بغلة بیضاء فکساه بردا وکتب له ببحرهم (بخاری نمبر ۳۵۶)

خچر بطور تحفہ کے بہیجی تو آپ نے وہ قبول فرمائی اور اُسکے صلہ مین ایک چادر عطا کی ۔

اکیدر (دومة الجندل کے رئیس) نے **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ

عن انس ان اکیدر دومة اهدی الی النبی صلی الله علیه وسلم جبة من سندس (بخاری صفحہ ۳۵۶)

ریشمین ارسال کیا جسکو آنحضرت نے قبول فرمایا اِسکے نظائر اس رسالہ اقتصاد مین اور بہت ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

دوسرے مسئلہ کا بیان

مخالفین اسلام کے ساتہہ عہد و دوستی ہوجائے تو اوسکا وفا بحکم خدا واجب ہے اور اوسکا توڑنا اور کسی دوسرے سے بلا اطلاع و براءت جوڑنا حرام ہوجاتا ہے **حقتعالے نے فرمایا ہے**

اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا یاایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود (مائدہ ع ۱) اوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا ان الله یعلم ما تفعلون ۔

عہد پورا کرو عہد سے سوال ہوگا ۔ ایمان والو اپنے عقدون (عہدون) کو پورا کرو اور فرمایا خدا کے عہد کو (یعنے جو بندون کے ساتہہ کرتے ہو) پورا کرو جب کسی سے عہد کرو اور اپنی قسمونکو پکا کرکے نہ توڑو ۔ جس حالت مین تم خدا کو ضامن کر

ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها
من بعد قوة انکاثا تتخذون
ایمانکم دخلا بینکم ان تکون
امة هی اربی من امة (نحل ع ۱۳)

چکے ہو وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اُس بڑھیا
جیسے نہ ہو جاؤ جو اپنا (دن بھر کا) مضبوط کاتا
ہوا (شام کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے تم
آپس میں قسموں کو اسلئے گڈمڈ کر دیتے ہو کہ (دوسرا)
گروہ (جسسے جوڑتے ہو پہلے) گروہ سے (جسسے توڑتے ہو) بڑھ کر نکلے۔

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر
الا علی قوم بینکم وبینهم میثاق (انفال ع ۱۰)
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل
معاهدًا فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة
(ابوداود ص ۲۴ ج ۲)
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اخیس بالعهد
(ابوداود ص ۲۳)
الغادر ینصب له لواء یوم القیامة (〃 〃)
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل معاهدًا
لم یرح رائحة الجنة وان ریحها لتوجد من
مسیرة اربعین عامًا (بخاری ص ۴۴۸)
من لا یفی لذی عهد عهده فلیس منی
ولست منه (صحیح مسلم ص ۱۲۸ ج ۲)
من کان بینه وبین قوم عهدًا فلا یحلن
عهدًا ولا یشدنه حتی یمضی مدًا او ینبذ
الیهم علی سواء (ترمذی صفحہ ۲۷۵)
ابوداؤد صفحہ ۲۳ جلد ۲

اور **فرمایا** اگر تمہارے بھائی مسلمان جنہوں نے ہجرت نہیں
کی تم سے دین میں مدد چاہیں تو اونکو مدد دو۔ مگر
قوم (کافرون) کے مقابلہ میں مدد نہ دینا جس سے تم عہد کر چکے ہو
اور **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم نے **فرمایا** جو
شخص عہد والوں کو بلا وجہ قتل کرے اُسپر بہشت حرام ہے
اور **فرمایا** میں عہد شکنی نہیں کرتا۔
اور فرمایا جو عہد شکنی کریگا۔ قیامت کے دن اُسکے
غدر کا نشان کھڑا کیا جاویگا۔
اور **فرمایا** جو عہد والے کو قتل کریگا وہ بہشت کی
خوشبو نہ پائیگا جو چالیس سال کی مسافت سے
آتی ہے۔
اور **فرمایا** جو عہد والوں کا عہد پورا
نکرے وہ ہم میں سے نہیں اور نہ میں اُسکی گروہ میں ہوں
اور **فرمایا** جس مسلمان کا کسی قوم سے عہد ہو
وہ اوسکو نہ کھولے اور نہ کسی اور سے باندھے جب
تک پہلے عہد والوں کی میعاد نہ گذرے یا انکو

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذمة المسلمین
واحدة (بخاری باب ذمة المسلمین
وحولهم وانه یسعی بها ادناهم (صفحہ ۴۵)
فی الیوم یکلل فیه المراة والعبد – الخ –
وقال عمر بن الخطاب رضی الله عنه واوصیه بذمة
الله وذمة رسوله ان یوفی لهم بعهدهم
وان یقاتل من وراءهم +
(بخاری صفحہ ۴۲۹)

صاف اطلاع نہ دے کہ اب میرا تمہارا عہد نہیں ہا
اور فرمایا سبھی مسلمانوں کا عہد یا امن ایک ہے
یعنی ادنےٰ مسلمان بہی عہد و امن دیسکتا ہے جسکی
رعایت سبھی مسلمانوں کو لازم ہے
ان ہی احادیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رض
نے فرمایا ہے کہ مین اپنے جانشین کو یہہ وصیت
کرتا ہون کہ وہ عہد والونکا عہد پورا کرے
اور اون کی حمایت مین اونکے مخالفون سے لڑے

اس قسم کی احادیث و آثار و اقوال علماء نامدار ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین
اور بہت منقول ہین جنکے نقل سے بہت طول ہوتا ہے از انجملہ بہت سے اقوال و آثار
اشاعة السنة نمبر ۸ جلد ۹ مین جسکی پیشانی پر غلطی سے نمبر ۹ لکہا گیا ہے نقل ہو چکے ہین

ان مسایل کے نتایج

ان نتایج کے مسایل بہت ہین مگر ہم اس مقام مین تین نتایج کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین –

(۱) سرکار انگریزی اور روس مین (خدانخواستہ باشد) جنگ ہو جائے تو بحکم ان نصوص قرآنیہ و احادیث نبویہ کے جو منقول ہو چکے ہین امیر کابل پر اس سرکار کی نصرت و حمایت واجب ہے اور اسمین خدا کے اور رسول کی اطاعت متصور ہے اور روس کی معاونت اور سازش کہلم کہلی حرام و سراسر معصیت ہے –

(۲) اثناء مدت عہد مین (اگر کوئی مدت سرکار انگریزی اور امیر کابل مین خفیہ مقرر ہوئی ہو) اور بلا اطلاع و اعلام سرکار انگریزی (اگر کوئی مدت مقرر نہین) امیر کابل کا سرکار انگریزی سے عہد سے دستبردار ہونا اور روس سے عہد و دوستی پیدا کرنا بحکم نصوص و احادیث مذکورہ حرام ہے –

(۳) امیر کابل کی اس عہد کی رعایت اور سرحدی مسلمانو نپر (جو امیر کابل کے ماتحت ہین ہین اور خود مختار و آزاد کہلاتے ہین) بہی لازم ہے اور کسی مسلمان کو جب تک سلطنت برٹش گورنمنٹ کی کسی مسلمان امراء (امیر کابل یا سلطان روم وغیرہ) سے دوستی و عہد ہو روس کا مددگار ہونا جائز نہین -

اس نتیجہ (سوم) پر مسایل و دلایل منقولہ بالا کے علاوہ ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اور دلایل بہی موجود ہین جو اس گورنمنٹ اور گورنمنٹ روس کی طرز حکومت و معاملات سیاست سے بحث کرتے اور تاریخی طور پر بتاتے ہین کہ اسوقت گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنے ماتحت اور ہمسر اقوام و امراء اہل اسلام وغیرہ سے کیا سلوک کیا اور گورنمنٹ روس نے اپنی رعایا اور ہمسر اہل اسلام سے کیا معاملہ کیا اور اونکے سلوک اور معاملات کی نظر سے عام اہل اسلام پر افغانستان و ترکستان کے ہون خواہ ساکنان یاغستان ان دو گروہ (روس و انگلش) مین سے کسی گروہ کی اعانت لازم ہے -

ولیکن ان دلایل کی تفصیل ہمارے اس مختصر مضمون مین نہین ہو سکتی ہماری دور اندیش گورنمنٹ نے رسالہ اقتصاد کی اشاعت کی طرف توجہ فرمای تو وہ دلایل ناظرین کے ملاحظہ مین آوینگے ورنہ خیر

ہماری اور (غالباً) سبہی پالیٹکل اشخاص کی رای مین جو اثر عام اہل اسلام خصوصاً ساکنان افغانستان و ترکستان و یاغستان پر اس قسم کی تحریرات و مذہبی مسائل و رسائل سے متوقع ہے وہ گورنمنٹ کے لاکہون روپیہ سے جو سالہا سال سے امراء کابل وغیرہم کے مدارات مین صرف ہوتے ہین متوقع نہین ہے اس روپیہ کا اثر ہوا (جو آج تک نہین ہوا اور آیندہ بہی شاید ہو) تو صرف امیر صاحب کابل اور اون کی خرمان بیدار سپاہ پر ہوگا نہ عام مسلمانان افغانستان و ترکستان پر جو امیر کابل کی رعایا کہلا کر انگریزون کی دوستی کے سبب سابق امیر مرحوم کے فتوے سے کفر کا لگا چکے ہین اور

مذہبی معاملہ مین کسی امیر صاحب کی وہ کچھہ پروا نہین کرتے اور نہ مسلمانان یاغستان پر جوامیر کابل کو اپنا امیر نہین سمجھتے بلکہ بجز مذہب وعلماء مذہب وہ کسیکو اپنا حاکم نہین جانتے اور اس قسم کی تحریرات ومسایل ورسائل کا اثر ان سب اقوام پر ممکن الوجود بلکہ متیقن ہے تجہہ معلوم نہین ہماری دور اندیش گورنمنٹ ایک ضعیف (یا محدود) الاثر دلیسٹر طیکہ وہ اثر ظاہر ہو) پالیسی کے امدادات یا خوشامد امرا کابل وغیرہم) کے اختیار واہتمام ہین (جسمین لاکہون روپیہ صرف ہوتا ہے) کیون سرگرمی وعرق ریزی کرتی ہے اور ایک قوی اور وسیع الاثر پالیسی (اشاعت مذہبی مسایل وتحریرات جوگورنمنٹ کے موید ہین کے اختیار کرنے مین (جسمین ایک پیسہ بہی کوئی نہین مانگتا) کیون کوتاہی ولاپرواہی کرتی ہے باوجودیکہ ایک مذہب وملک کا خیرخواہ (رسالہ اشاعت السنتہ) سالہا سال سے اس پالیسی کی طرف توجہ دلارہا اور چلا چلا کر گورنمنٹ کو جگا رہا ہے۔

رسالہ اشاعت السنتہ مین اس قسم کے مضامین ومسایل ۱۸۷۹ء سے شایع ہو رہے ہین جو ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ رپورٹر کے پاس بہیجے جاتے ہین اور بعض مضامین سیکریٹریہا لوکل گورنمنٹون اور گورنمنٹ آف انڈیا مین بہی مرسل ہوتے ہین اور بعض مضامین سول وملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات انگریزی ودیسی کے ذریعہ سے بہی شایع ہو چکے ہین ہم معلوم نہین یہہ مضامین لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا مین پیش نہین ہوتے یا پیش ہو کر لایق لحاظ وتوجہ نہین سمجھے جاتے۔؟

اگر شق ثانی صحیح ہے اور وہ مضامین پیش ہو کر لایق توجہ نہین سمجھے گئے تو گورنمنٹ اشاعت السنتہ مفت کے ثناخوان وحامی کی مضامین وتحریرات کو جانے دے۔ اس صورت مین ہم بہی اپنے اصل رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد کو (جسکے بعض مضامین بطور نمونہ اشاعت السنتہ مین شایع کرتے رہے ہین) صندوق مین بند کرکے رکہہ چہوڑین گے ولیکن

اِس صورت مین گورنمنٹ کا پولٹیکل فرض ہے کہ وہ اِس قسم کے مسایل و رسایل اور فضلاء و علماء وقت سے (جو اونکی رعایا مین اور بعض اونکے ملازم و پنشنر ہین) لکہوا کر اطراف کابل اور دیگر سرحدی ممالک اہل اسلام مین تقسیم کرائے اور مسلمانون کو اُنکے مذہبی مسلمات کی شہادت و دستاویز سے اپنا دوست بنائے۔

بالجملہ مسلمانون سے کچہہ کام لینا ہے تو اُنکے **مذہب کے** ذریعہ سے (جو موجودہ حالات مین گورنمنٹ کا موید ہے) اوسی **کام لے** اور اِس نسخہ مجرّب کو ہاتہہ سے نہ دے یہہ **کام روپے**۔ پیسے. توپ، بندوق۔ بارود۔ گولے۔ دعوتون۔ خلعتون علانیہ خوشامدون خفیہ سازشون سے ہرگز **نہین نکل سکتا**۔

اِس کہلم کہلی نصیحت مین ہمنے نہ صرف اپنا منصبی فرض اور گورنمنٹ کا حق سلطنت ادا کیا ہی بلکہ مذہبی فرض بہی ادا کیا اور اپنے مذہب (اسلام) کی ہدایات پر عمل کیا ہے۔ اِس کہلی نصیحت نے بہی گورنمنٹ پر کچہہ اثر نہ کیا تو آیندہ ہم اِس قسم کے مضامین سے قلم کو روک لین گے اور گورنمنٹ ۔ ملک ۔ اور مذہب کی خیر خواہی اور حق شکر صرف دعا سے ادا کرینگے اور یہہ کہین گے۔ اے خدا حقیقی شاہان شاہ تو ہماری مہربان گورنمنٹ کو روس کے پنجہ سے بچا اور امیر کابل اور اوسکی رعایا سے انکی عہد دوستی پہ عمل کرا۔ اور گورنمنٹ کی سالہا سال کی مدارات اور لاکہون روپیہ کا کوئی نیک اثر (بحق ملک و مذہب) دکہا۔ آمین ثم آمین ۔

مہدی سوڈان

اور

مسلمانان ہندوستان

بعض متعصب اخبارون نے بعض بلاد ہندوستان کے مسلمانون پر یہہ